پاکستان
کی
ڈائری

پاکستان کی ڈائری

سرگرمی:

(رہنمائی برائے مربین)

مربی سلام دعااور ابتدائی بات چیت کے بعد ڈائری کھولے جس پر پاکستان کا جھنڈا بنا ہو اور اس ڈائری میں سے ہفتہ وار نکات پڑھ کر سنائیں۔ نئے نکات سنانے سے پہلے گزشتہ نکات پوچھ لیں اور دہرا لیں۔

ڈائری کا آغاز کریں۔

میں پاکستان ہوں۔ بچو! میرے وجود میں آنے کا فیصلہ اسی دن ہو گیا تھا جب رسول کریم ﷺ نے طائف میں پتھر کھائے اور سخت زخمی ہونے کے باوجود پہاڑوں کے فرشتوں کو جو اللہ تعالی کے حکم سے آئے تھے نبی ﷺ کی

اجازت سے طائف کی بستی والوں کو سزا دیں لیکن رحمت اللعالمین نے فرمایا: "مجھے اللہ عزّوجل سے امید ہے کہ اللہ ان کی نسل سے ایسے افراد پیدا کرے گا جو اللہ کی عبادت کریں گے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے"

سفر طائف کا واقعہ:

اس واقعہ کی تفصیل صحیح بخاری میں حضرت عائشہ سے مروی ہے ان کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک روز رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو احد کے دن سے زیادہ سخت رہا ہو؟

آپ نے فرمایا "ہاں! تمھاری قوم سے مجھے جن جن مصائب کا سامنا کرنا پڑا ان میں سب سے سنگین مصیبت وہ تھی جس سے میں گھاٹی کے دن دوچار ہوا، جب میں اپنے آپ کو عبد یالیل بن اور ان کے صاحبزادوں پر پیش کیا مگر اس نے میری بات قبول نہ کی تو میں غم والم سے نڈھال اپنے رخ پر چل پڑا اور مجھے قرن ثعالب پہنچ کر ہی آفاقہ ہوا .وہاں میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن ہے میں نے بغور دیکھا تو اس میں حضرت جبرائیل نے مجھے پکار کر کہا: آپ ﷺ کی قوم نے آپ سے جو بات کہی اللہ نے اسے سن لیا.

اب اس نے آپ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تا کہ آپ ﷺ ان کے بارے میں اسے جو حکم چاہیں دیں. اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتوں نے مجھے آواز دی اور سلام کرنے کے بعد کہا: "اے محمد ﷺ بات یہی ہے .اب آپ ﷺ جو چاہیں... اگر چاہیں کہ میں انہیں دو پہاڑوں کے درمیان کچل دوں.... تو ایسا ہی ہو گا".... نبی ﷺ نے فرمایا (نہیں) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل ان کی پشت سے ایسی نسل پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی عبادت کرے گی اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹہرائے گی."

نوٹ: (مربین سیرت کی کتاب "محمد عربی/الرحیق المختوم سے یہ واقعہ پڑھ کر سنائیں.)

سوال: بچوں کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ اس واقعہ کا پاکستان ک ے بننے سے کیا تعلق ہے؟

اگلی کلاس/پروگرام میں ہم ڈائری پڑھ کر جاننے کی کوشش کریں گے.

کرنے کے کام:

سفر طائف کا واقعہ پڑھ کر سنائیں. دوستوں بہن/بھائیوں/والدین کو سنانا.

دوسرا پروگرام

نوٹ:(بچوں سے سفر طائف کے حوالے سے سوالات کریں. مختصراً دوہرانے کے بعد ڈائری کھولیں اور پڑھنا شروع کریں.)

بچوں نبی کی رحمت کی اس دعا کے نتیجے میں قبیلہ بنو ثقیف سے جو طائف کا بڑا قبیلہ تھا جس کے سرداروں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ زیادتی کی تھی.)ایک نوجوان محمد بن قاسم نے 17 سال کی عمر میں سندھ فتح کیا یہ 712 عیسوی اور ہجری سال کے مطابق 102 ہجری میں فتح ہوا. یعنی نبی کریم ﷺ کی دعا کے تقریبا 97 سال بعد بر صغیر پاک وہند کا یہ علاقہ مسلمانوں کے ہاتھ فتح ہوا(مربی اس موقع پر دیبل کو فتح کرنے کی وجوہات بیان کریں رہنمائی منسلک ہے)

اس علاقہ کو پہلے سندھ کہتے تھے لہذا یہ پورا علاقہ اور بر صغیر سندھ اور اس کا مخفف "ہند" کہلایا.

فتح سندھ(نقشہ کے ذریعے وضاحت)

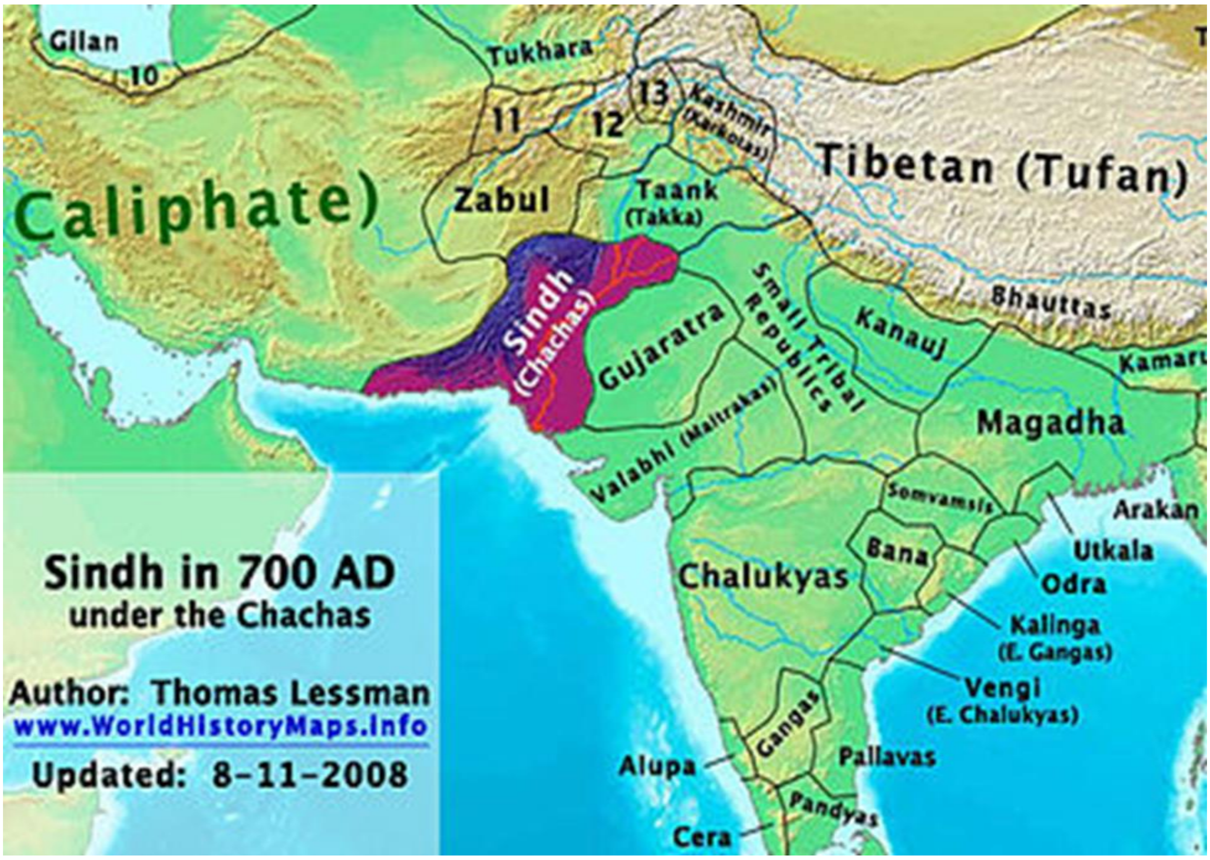

نوٹ: (مربین مطالعہ کریں اور بچوں کو سادہ اور آسان الفاظ میں واقعات بتائیں.)

حاکم سندھ راجہ داہر نے مسلمانوں کے ساتھ خواہ مخواہ کی دشمنی شروع کردی تھی۔22ھ میں مسلمان مجاہد ایران فتح کرنے کے بعد مکران پر حملہ آور ہوئے تو سندھیوں نے ان کی بھرپور مخالفت کی۔ مسلمانوں نے سندھ اور مکران کے متحدہ لشکر کو شکست دی۔ لیکن اس وجہ سے سندھ کے حکمران نے مسلمانوں کے دشمن ہو گئے۔

باہمی دشمنی کی فضا کو راجہ داہر نے برقرار رکھا اور جب مکران میں ایک سردار محمد علافی نے مکران کے گورنر کو قتل کر کے سندھ کی راہ لی تو راجہ داہر نے اسے اپنے ہاں پناہ دی اور اپنی فوج میں اسے عہدہ بھی دیا۔

راجہ داہر ایک متعصب ہندو اور برہمن زادہ تھا۔اس لیے اس نے بدھ مت کے پیروکاروں پر بے پناہ مظالم ڈھائے ۔اور بزور شمشیر ان کو مٹانے کی پالیسی پر عمل کیا۔ مظلومین میں جاٹ اور لوہان قومیں بھی شامل تھیں۔ جن کو راجہ داہر کے باپ چچ نے ذلیل و رسوا کرنے کے لیے ان پر پابندی لگادی تھی کہ وہ اصلی کی بجائے مصنوعی تلوار اپنے پاس رکھیں۔ قیمتی کپڑے، ریشم مخمل اور شال استعمال نہ کریں۔ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کریں ننگے سر اور ننگے

پیر رہیں اور گھر سے باہر نکلتے ہوئے اپنا کتا ساتھ رکھیں۔ راجہ داہر نے بھی ان پابندیوں کو قائم رکھا۔ سندھ کے یہ مظلوم طبقے مسلمانوں سے مدد کے طالب تھے۔

تجارت کی غرض سے کچھ مسلمانوں تاجر لنکا میں آباد ہو گئے تھے۔ لنکا کے راجہ کے حجاج کے ساتھ بہت خوشگوار تعلقات تھے۔ اس نے ان تعلقات کو مزید خوشگوار بنانے کے لیے کچھ قیمتی تحائف اور وفات شدہ تاجروں کے بیوی بچے ایک جہاز میں سوار کر کے بصرہ روانہ کر دیے۔ لیکن جب دیبل کے قریب پہنچا تو میدھ قوم کے کچھ ڈاکوؤں نے اسے لوٹ لیا اور عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ انہی عورتوں میں سے ایک عورت نے حجاج کے نام دہائی دی۔ اس واقعہ کی اطلاع جب حجاج کو ملی تو اس نے فوری کارروائی کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے راجہ داہر کو سامان واپس کرنے، یتیموں اور عورتوں کو رہا کرنے اور ڈاکوؤں کو اسلامی حکومت کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔

لیکن اس نے بڑا روکھا جواب دیا۔ اور کہا ڈاکوؤں پر میرا کوئی اختیار نہیں اور نہ ہم ان کی تلاش کر سکتے ہیں۔ جہاں تک قیدی عورتوں کا تعلق ہے انہیں تم خود ہی چھڑانے کی کوشش کرو۔ حجاج یہ جواب سن کر آگ بگولا ہو گیا۔ اور فوراً فوجی کارروائی کا انتظام کیا اس طرح راجہ کی ہٹ دھرمی نے عربوں کو سندھ پر حملہ آور ہونے پر مجبور کر دیا تھا. تاکہ وہ مسلمان یرغمالیوں کو آزاد کرا سکیں.

محمد بن قاسم حجاج کے بھتیجے تھے۔ وہ اس وقت فارس کے گورنر تھے۔ سترہ سال کے کم عمر نوجوان ہونے کے باوجود انتہائی ہوشیار اور قابل جرنیل تھے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی نگرانی میں 12 ہزار فوج تیار کی اور سوئی دھاگا سے لے کر منجنیق تک ضرورت کی ہر چیز کا سامان مہیا کیا۔ بھاری سامان ایک بحری بیڑے کے ذریعے روانہ کیا گیا۔ حجاج بن یوسف نے گزشتہ مہمات سے سبق لیتے ہوئے بڑی احتیاط سے کام لیا۔ فوج کی اصل کمان ان کے اپنے ہاتھ میں تھی۔ اور محمد بن قاسم کو ہدایت کی گئی کہ وہ فوجی کارروائی کے دوران مرکز کی ہدایات پر عمل کریں گے

محمد بن قاسم مکران کے راستے سندھ کی طرف روانہ ہوا اور پنجگور اور ارمن بیلہ کو فتح کرتا ہوا دیبل پہنچا۔ بحری راستے سے روانہ ہونے والی فوج یہیں سے آملی۔ دیبل کی بندرگاہ کراچی کے قریب تھی۔ اہل شہر قلعہ بند ہو کر بیٹھ رہے۔ کئی ماہ محاصرہ جاری رہا لیکن شہر فتح ہونے میں نہ آتا تھا۔ آخر کار حجاج بن یوسف کی ہدایت کے مطابق منجنیق

کو ایک خاص زاویہ پر نصب کر کے شہر پر سنگباری شروع کی گئی اسی اثناء میں محمد بن قاسم کو معلوم ہوا کہ جب تک شہر کے وسط کا گنبد محفوظ ہے۔ شہر والوں کے حوصلے بلند رہیں گے۔ چنانچہ محمد بن قاسم نے خصوصی طور پر گنبد کو نشانہ بنایا۔ گنبد گرنے سے اہل شہر کے حوصلے پست ہو گئے اور راجہ داہر کا حاکم شہر چھوڑ کر بھاگ گیا۔ محمد بن قاسم نے شہر پر قبضہ کر کے ایک مسجد تعمیر کروائی۔ اور بدھ مت کے پجاریوں اور مسلمان قیدیوں کو ظالم ہندوؤں سے نجات دلائی۔ اس سے بدھ مت کے حامی کھلم کھلا مسلمانوں کی حمایت کرنے لگے۔

راجہ داہر ایک سو ہاتھیوں، دس ہزار زرہ پوش سوار اور تیس ہزار پیدل فوج کے ساتھ دریائے سندھ کے کنارے مقابلہ پر آیا۔ چار دن تک مقابلہ جاری رہا۔ منہ زور ہاتھیوں کے سامنے مسلمانوں کا زور نہ چلتا تھا۔ آخر پانچویں روز مسلمانوں نے پچکاریوں کے ذریعہ آتش گیر مادہ ہاتھیوں پر پھینکنا شروع کیا۔ جس سے وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ راجہ داہر کا ہاتھی بھی میدان سے بھاگا۔ لیکن راجہ داہر ہاتھی سے اتر کر پیادہ لڑتا رہا یہاں تک کہ ایک عرب فوجی نے اس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے مرتے ہی فوج قلعہ دراوڑ کی طرف بھاگ گئی۔ اس معرکہ میں محمد بن قاسم کی کل فوج ساڑھے پندرہ ہزار تھی جن میں 4 ہزار سندھی جاٹ بھی شامل تھے۔ اور تین ہزار فوج موکا کی تھی. یہ مقامی لوگ تھے جو راجہ داہر کے مظالم کی وجہ سے محمد بن قاسم کی فوج میں داخل ہو گئے تھے.

عربوں نے فتح سندھ ولید بن عبدالملک کے زمانے کی بہت سی فتوحات میں سے ایک ہے۔ لیکن تاریخ عالم میں اس واقعہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس اہمیت کے چند نکات درج ذیل ہیں

- برصغیر جنوبی ایشیاء میں اسلام کی بھرپور لہر آئی۔ سندھ کو باب الاسلام ہونے کا شرف حاصل ہوا اور ایک ایسے خطہ زمین میں اسلام کا بیج بویا گیا جو منگولوں کے فتنہ کے زمانے میں تمام مظلوموں کی پناہ گاہ ثابت ہوا۔
- سندھ میں نئے حکمرانوں کے ساتھ نیا مذہب، نئی تہذیب اور سوچ کے نئے انداز بھی داخل ہوئے اور ایک زیادہ ترقی یافتہ نظام حکومت بھی برصغیر میں پہنچا جس میں عوام کی فلاح کا خیال رکھا جاتا تھا۔ لوگوں کے

انسانی حقوق بھی حاصل تھے اور مذہبی آزادی بھی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسانی جان ومال اور عزت و آبرو کو تحفظ مل گیا۔

- اسلامی تہذیب و تمدن نے سندھ کو متاثر کیا۔ اور وہاں ایک مشترکہ ثقافت وجود میں آئی۔ سندھی زبان کا عربی رسم الخط، سندھی میں شامل بے شمار عربی الفاظ اور معاشرت میں عربوں کے اثرات اسی فتح کے نتیجہ کے طور پر وجود میں آئے۔ عربی گھوڑا اور صحرائی جہاز اونٹ، صحرائے سندھ میں بھی استعمال ہونے لگا۔ فن تعمیر میں محراب و منبر اور مینار کا استعمال شروع ہوا اور کھلی اور ہوادار عمارتیں بننے لگیں اور عوام میں قانون و اخلاق کی پابندی کا جذبہ پیدا ہوا۔
- فتح سندھ کے نتیجہ کے طور پر برصغیر میں تاریخ نویسی کا آغاز ہوا۔ اور اس کے بعد کی برصغیر کی تاریخ اندھیروں میں ڈوبی ہوئی نہیں ہے
- فتح سندھ نے برصغیر کی فتح کا راستہ کھول دیا۔ کیونکہ سندھ میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے مراکز قائم ہوئے۔ آبادی مسلمان ہوگئی اور مسلمان حکومتیں قائم ہوئیں اور مسلمانوں کو اس خطہ زمین کے اندرونی حالات سے آگاہی ہوئی نیز یہ بھی اندازہ ہوگیا کہ اس ملک کی فتح کے لیے سندھ کے شمال میں واقع زرخیز میدانوں کی طرف پیش قدمی ہونی چاہیے۔

تیسرا پروگرام

- نوٹ: ڈائری کھولیں اور بچوں سے محمد بن قاسم اور راجہ داہر اور دیبل کی فتح کے بارے میں مختصر اور آسان سوال پوچھیں.

- پیارے بچو! اس طرح نبی ﷺ کی دعا نے اس سرزمین کو اسلام کی روشنی سے منور کر دیا یہ علاقہ کچھ عرصے اسلامی خلافت کے تحت رہا لیکن بعد میں یہ مسلمانوں کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گیا البتہ کشمیر اور پنجاب میں ہندوؤں کی حکومت تھی. جو بار بار سازشیں کرتے اور مسلمانوں سے جنگ کرتے. دوسری طرف کابل میں اسلامی حکومت قائم ہو گئی تھی. سبکتگین نے اسلامی ریاست کو قلات اور بلوچستان تک پھیلا دیا. ہندوؤں کا بڑا حکمران جے پال تھا. جے پال اور سبکتگین کی بڑی جنگیں ہوئیں آخر کار جے بال کو شکست ہو گئی۔

سبکتگین کے بعد اس کا بیٹا سلطان محمود غزنوی 998ء میں حکمران بنا. وہ اپنے والد کے ساتھ ہندوؤں کے خلاف جنگوں میں شریک رہا تھا. اسے معلوم تھا کہ یہ اپنے مندروں میں بیٹھ کر مسلمانوں کے خلاف منصوبے بناتے ہیں اور جنگ کے لئے سونا جمع کر رہے ہیں.

محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ مرتبہ حملے کئے اور بالآخر یہ علاقے مسلمانوں کی ریاست میں شامل ہو گئے.. سومنات کا بڑا مندر تباہ ہوا بہت سے لوگ جو ہندوؤں کی ذات پات کی تقسیم سے تکلیف میں تھے انہوں نے اسلام قبول کر لیا. محمود غزنوی نے عوام کی بھلائی کے لئے بہت کام کئے.

چوتھا پروگرام

نوٹ: ڈائری کھولیں اور سبکتگین اور محمود غزنوی کے بارے میں مختصر سوالات پوچھیں.

پیارے بچو! اس کے بعد اس سرزمین کے دوسرے علاقوں میں اسلام کا نور پھیلنے لگا لاہور، سیالکوٹ ،بٹھنڈہ، بنارس، گوالیار تک مسلمانوں کی حکومت پھل گئی.

اس طرح ہند پر مسلمانوں کے مختلف حکمرانوں نے حکومت کی، غوری حکمران، خلجی حکمران، خاندان غلاماں، سوری خاندان اور بالآخر مغلیہ خاندان نے حکومت کی.

پانچواں پروگرام

نوٹ: مربی مختصر سوالات کے بعد ڈائری پڑھنا شروع کریں.

1525 سے 1857 تک پاکستان پر مغل بادشاہ حکمران رہے. یہ ایک سنہری دور تھا. اگرچہ جلال الدین اکبر جو بابر کا پوتا تھا اس نے ہندو مسلم تہذیب کو ملا کر نیا دین "دین الہی" پیش کیا. لیکن مجدد الف ثانی نے اسے ناکام بنا دیا.

اکبر کے بیٹے جہانگیر نے اپنے والد کی وفات کے بعد دوبارہ سے اسلامی تہذیب و اقتدار کو بحال کر دیا.

یہ ایک سنہری دور تھا. مسلمانوں نے تعلیم، زراعت، تجارت، صنعت و حرفت، فن تعمیر میں خوب ترقی کی ، بادشاہی مسجد لاہور، لال قلعہ دہلی، شاہی قلعہ لاہور، تاج محل آگرہ، شالامار باغ، اس دور کی تاریخی عمارات ہیں.

عدل جہانگیری اس دور کی سب سے نمایاں خوبی تھی جس کے چرچے دور دور تک پھیلے تھے. اس کے بعد شاہجہاں تخت نشین ہوئے جنہوں نے ملک میں ایک بار پھر سے اسلامی طور طریقوں کی آبیاری کے لئے کام کیا .

شاہجہان کے بعد اورنگزیب کا دور شروع ہوا جس میں مغلیہ حکومت کا رقبہ سب سے وسیع تھا، لیکن آپ کے دور میں بغاوتوں اور شورشوں کا آغاز ہو گیا تھا آپ کی وفات کے 100 سال بعد مسلمانوں کا استحکام پارہ پارہ ہو گیا۔

- مغلیہ حکمران برائے نام حکومت کرتے رہے اور اسی دوران انگریزوں نے رفتہ رفتہ بر صغیر پاک و ہند میں بذریعہ اپنی حکومت کا آغاز کیا اور بلآخر 1857 کی جنگ جیت کر ہندوستان پر قابض ہو گئے.
- اس کے بعد جد وجہد پاکستان کا آغاز ہوتا ہے.

مربین کے لئے کرنے کے کام:

عزیز ساتھیوں! بچوں کو پاکستان اور تحریک پاکستان سے روشناس کرانے کے لئے چند نکات آپ کے لیے تحریر کئے جا رہے ہیں. یقینا جد وجہد پاکستان سے آپ کو واقفیت ہو گئی ہو گی اس موقع پر یہ چند نکات آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گے

- . بچوں کی سر گرمی کسی ڈرامہ یا مکالمہ کی صورت میں بھی کروائی جا سکتی ہے.
- بچوں کے لئے آپ پاکستان گیلری بھی بنا سکتی ہیں،
- علاوہ ازیں اپنی ڈائری میں دیئے گئے تمام نکات کو دوہرائیں نیز پاکستان کے حوالے سے تصویر بھی لگائیں.
- Y.M مطبوعات میں سے "آؤ بنائیں پاکستان مستحکم اور عالیشان" کے ذریعے سر گرمیاں کروائیں.

اسکے علاوہ بچوں کی عمر کے لحاظ سے تقریری مقابلے/ترانے
/پوسٹر مقابلہ منعقد کروائے جائیں. تقریری مقابلہ کے لئے عنوان:

- "وطن کو ہم عظیم سے عظیم تر بنائیں گے"
- «وطن ہے ہم سے ہم ہیں وطن سے خیال رکھنا"
- "پاکستان اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے مالامال"
- "جدوجہد پاکستان میں نوجوانوں کا کردار"
- "تعمیر پاکستان میں بچوں کا کردار"